سوال

(223)احکام رضاعت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک لڑکے نےاپنےچچا کے ہاں تربیت پائی اورچچاکی پہلی بیوی کا دودھ پیا۔کچھ مدت بعدچچا نے دوسری شادی کی جس سے ایک بچی پیدا ہوئی۔توکیااس لڑکے کوجواب بڑاہوچکا ہے، یہ جائزہےکہ اس چچی کی بیٹی سے شادی کرے،جس سے اس نے دودھ نہیں پیا؟ (علی۔م۔ا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب مذکورہ لڑکے نے اپنی چچی کا دودھ حولین (مدت رضاعت) کے اندرپانچ گھونٹ یااس سے زیادہ گھونٹ پی لیا تواب وہ اپنےچچا کارضاعی بیٹا ہے اوراس کےچچاکی تمام بیویوں کی اولاد اس کے رضاعی بھائی بہنیں ہیں۔

اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ مذکورہ لڑکے کا نکاح چچاکی مذکورہ بیٹی سے حرام ہے۔کیونکہ وہ چچا اب اس مذکورہ لڑکے کا رضاعی باپ اوراس کی بیٹیاں اس کی رضاعی بہنیں ہیں۔بشرطیکہ بات وہی ہوجوسوال میں ذکرکی گئی ہے۔چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب مبین میں محرمات کاذکرکرتے ہوئے فرماتے ہیں:

وَأُمَّهَـٰتُكُمُ ٱلَّـٰتِىٓ أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَٰتُكُم مِّنَ ٱلرَّضَـٰعَةِ

’’اور تمہاری مائیں بھی جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری رضاعی بہنیں بھی (تم پر حرام کی گئیں ہیں)‘‘ (النساء:۲۳)

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((يَحْرُمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَايَحْرُمُ مِنَ النَّسَبِ))

’’رضاعت سے وہ سب رشتے حرام ہوجاتے ہیں جونسب سے حرام ہوتے ہیں۔‘‘

اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ابن باز رحمہ اللہ

جلد اول - صفحہ 208

محدث فتویٰ